خلاصہ مضامینِ قرآن

سترھواں پارہ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴿﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾
اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ وَ ہُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿﴾

(الانبیاء :۱)

سورۂ انبیاء

انبیاء کرامؑ پر رحمتوں کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں ۱۷ انبیاء کرامؑ پر اللہ کی رحمتوں اور عنایات کے بیان کے بعد آیت ۱۰۷ میں فرمایا:

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿﴾

''اور ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر''۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۴۷	توحید، رسالت اور آخرت کا بیان
- آیات ۴۸ تا ۹۳	۱۷ انبیاء کرامؑ پر عنایاتِ ربانی کا بیان
- آیات ۹۴ تا ۱۰۶	ایمان بالآخرۃ کا بیان
- آیات ۱۰۷ تا ۱۱۲	نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اُن کے حوالے سے شرک کا سد باب

آیات ۱ تا ۲

لوگوں کی بے حسی

یہ آیات انسانوں کی عمومی بے حسی کا تذکرہ کررہی ہیں۔ لوگوں کے لیے یومِ حساب انتہائی

قریب ہے لیکن وہ اِس کی تیاری سے اعراض کررہے ہیں۔قرآنِ حکیم میں اللہ کی طرف سے اِس حوالے سے بار باراور نئے نئے اسالیب میں یاددہانی کرائی گئی ہے لیکن پھر بھی لوگ سنجیدہ ہونے کے لیے تیار نہیں۔یہ کس قدر محرومی اور بدبختی کی روش ہے۔

آیات ۳ تا ۵

مشرکین کی ایذارسانی اور نبی اکرم ﷺ کا صبر و تحمل

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کو ستانے کا ذکر ہے۔ اگر کوئی نبی اکرم ﷺ سے قرآن سن کر اور آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ سے متأثر ہو جاتا تو مشرکینِ مکہ اُس کو ورغلانے کے لیے کہتے:

i- حضرت محمد ﷺ تو ہماری طرح کے انسان ہیں۔کیا تم اپنی طرح کے انسان کی پیروی کرو گے۔

ii- قرآن اللہ کا کلام نہیں جادو ہے۔جادو کے زیرِاثر مت آؤ۔

iii- قرآن کے مضامین پریشان خیالات کا مظہر ہیں۔

iv- حضرت محمد ﷺ نبی نہیں (معاذ اللہ) شاعر ہیں۔

v- اگر محمد ﷺ سچے نبی ہیں تو ایسا معجزہ دکھائیں جیسے معجزے سابقہ انبیاءؑ نے دکھائے تھے۔

اِن تمام گستاخیوں کے جواب میں نبی اکرم ﷺ کمالِ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے اور ارشاد فرماتے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو میرا رب اُس سے واقف ہے۔گویا عنقریب اللہ تعالیٰ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کردے گا۔سچ بولنے والے سرخرو اور جھوٹ بولنے والے رسوا ہوں گے۔

آیات ۶ تا ۹

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

یہ آیات نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون بیان کررہی ہیں۔آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں بھی برباد ہونے والی قوموں نے رسولوں کی دعوت کے جواب میں ایسی ہی روش اختیار کی تھی۔آج آپ ﷺ کی بشریت پر اعتراض کیا جارہا ہے حالانکہ ماضی میں آنے والے تمام

رسول بشر ہی تھے۔اُن کے بھی بشری تقاضے تھے یعنی زندہ رہنے کے لیے وہ خوراک استعمال کرتے تھے اور بلآخر اُن پر بھی موت واقع ہو کر رہی۔البتہ اُنہوں نے تمام بشری کمزوریوں کے باوجود اللہ کی بندگی کا حق ادا کر کے لوگوں کے لیے قابلِ عمل نمونہ قائم کیا۔اللہ نے اُن کی مدد فرمائی۔اُنہیں اور ایمان لانے والوں کو سرخرو کیا اور گستاخیاں کرنے والوں کو تباہ و برباد کر دیا۔

آیت ۱۰

قرآن میں تمہارا بھی ذکر ہے

یہ آیت اِس حقیقت کو بیان کر رہی ہے کہ قرآن میں ہر انسان کا ذکر موجود ہے۔دراصل قرآن بار بار تین طرح کے کردار بیان کرتا ہے جو ہر دور میں رہے ہیں۔ایک حق کا دل و جان سے ساتھ دینے والے، دوسرے حق کی بھرپور مخالفت کرنے والے اور تیسرے منافقت کا مظاہرہ کرنے والے۔انسان قرآن کے آئینہ میں اپنے طرزِ عمل سے اپنا کردار دیکھ سکتا ہے۔مزید یہ کہ قرآن میں ایسی آیات بھی ہیں جن کا تاویلِ عام کے اعتبار سے ہمارے دور کے کسی واقعہ پر ہو بہو اطلاق ہوتا ہے۔اِس آیت میں قرآن کی جو شان بیان ہوئی اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظِ مبارکہ میں کیا:

فِيهِ خَبَرُ مَابَعْدَ كُمْ (ترمذی)

''اِس قرآن میں تمہارے بعد کی خبریں بھی موجود ہیں''۔

آیات ۱۱ تا ۱۵

عذاب کے وقت ظالم قوم کا حال

یہ آیات اُس منظر کا نقشہ کھینچ رہی ہیں جب ظالم قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔اُس وقت وہ قوم عذاب سے بچنے کے لیے بھاگنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اللہ فرار کے تمام راستے بند فرما دیتے ہیں۔اب وہ اپنے ظالم ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے نالہ و فریاد کرتی ہے لیکن عذاب سامنے آنے کے بعد فریاد رسی کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔اب اُس قوم کو اِس طرح تباہ کر دیا جاتا ہے جیسے کوئی فصل جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔

آیات ۱۶ تا ۱۸

کائنات کھیل تماشہ نہیں بلکہ یہاں معرکۂ حق و باطل برپا ہے

یہ آیات اِس گمراہ کن تصور کی نفی کرتی ہیں کہ خالق نے محض شغل کے لیے کائنات بنائی ہے۔ کائنات میں انسانوں اور جنات کی آزمائش جاری ہے۔ یہ آزمائش حق و باطل کے درمیان ایک کشمکش کی صورت میں ہے۔ کچھ لوگ حق کے علمبردار ہیں اور کچھ باطل کے طرفدار۔ اِن دونوں کے درمیان ایک معرکۂ خیر وشر برپا ہے۔ بقول اقبالؒ

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

جب بھی اہلِ حق پامردی دکھاتے ہیں اللہ اُن کی مدد فرماتا ہے اور وہ باطل کا سر کچل کر رکھ دیتے ہیں۔ حضرت طالوت کی فتح اور نبی اکرم ﷺ کی غلبۂ دین کی جدوجہد کی کامیابی اِس حقیقت کے درخشاں مظاہر ہیں۔

آیات ۱۹ تا ۲۳

آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

کچھ لوگوں نے آسمانوں میں موجود فرشتوں کو معبود بنالیا اور کچھ نے زمین میں بسنے والی مخلوقات کو یہ درجہ دے دیا۔ یہ آیات اِن دونوں گمراہیوں کی نفی کر رہی ہیں۔ زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ زمین و آسمان اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ فرشتے ہر وقت اللہ کی تسبیح کر کے اُس کے سامنے اظہارِ عاجزی کرتے ہیں۔ زمین کی جملہ مخلوقات اللہ کے سامنے لاچار اور بے بس ہیں۔ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے جبکہ جملہ مخلوقات اللہ کے سامنے اپنے کیے کی جوابدہ ہیں۔ اگر واقعی زمین و آسمان میں دیگر معبود ہوتے تو وہ کسی موقع پر اختلاف کا شکار ہوتے اور باہم دست و گریبان ہو جاتے جس سے ایک فساد برپا ہو جاتا۔ کائنات کے نظام کا بغیر کسی رکاوٹ اور انتشار کے جاری رہنا اِس بات کی دلیل ہے کہ یہاں صرف ایک ہی ہستی کی مرضی جاری وساری ہے اور وہ ہستی اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ہے۔

آیات ۲۴ تا ۲۵

ہر رسول کی دعوت، دعوتِ توحید تھی

اِن آیات میں رسولوںؑ کی دعوت کی یکسانیت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر نبی اکرم ﷺ تک ہر رسولؑ نے توحید کی دعوت دی اور کائنات وانسان کے بارے میں ایک ہی جیسے حقائق بیان کیے۔ اِس کے برعکس فلسفیوں اور ہر دور کے مشرکین نے طرح طرح کے گمراہ کن تصورات اختیار کیے۔ اُن کی گمراہی کا واضح ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے تصورات کے حق میں کوئی ٹھوس دلیل پیش نہیں کر سکے۔

آیات ۲۶ تا ۲۹

فرشتوں کا اصل مقام

مشرکینِ مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر اُن کی پرستش کرتے تھے۔ اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ فرشتے اللہ کی اولاد نہیں بلکہ اُس کے عزت وشرف کے حامل بندے ہیں۔ اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ خاموش رہتے ہیں۔ اُس کے کسی فیصلہ کے برخلاف رائے نہیں دیتے اور اللہ کے حکم کے مطابق ہی اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی اجازت ہی سے کسی کے حق میں شفاعت کرتے ہیں۔ بالفرض اُن میں سے کسی نے معبود ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ ظالم قرار پائے گا اور اُسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

آیات ۳۰ تا ۳۳

اللہ کی قدرتیں اور نعمتیں

اِن آیات میں اللہ کی حسبِ ذیل قدرتوں کا بیان ہے جو انسانوں کے لیے بیش بہا نعمتیں ہیں۔

i- آسمان جس سے اللہ بارش برساتا ہے۔

ii- زمین جو بارش کے پانی کو جذب کر کے طرح طرح کی نعمتیں اگاتی ہے۔

iii- پانی جس پر جملہ مخلوقات کی زندگی کا انحصار ہے۔

iv- پہاڑ جن کے بوجھ کی وجہ سے زمین ایک توازن رکھتی ہے اور کوئی بڑا سیارہ زمین کو اپنی

طرف نہیں کھینچ سکتا۔

v- زمین پر موجود قدرتی راستے جن کے ذریعے ہم اپنی مطلوب منزلوں تک پہنچتے ہیں۔

vi- آسمان اِس اعتبار سے بھی نعمت ہے کہ یہ اہلِ زمین کے لیے ایک محفوظ چھت ہے۔

vii- رات جو انسانوں کے آرام کے لیے ہے۔

viii- دن جو انسانوں کی مختلف سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے ہے۔

ix- سورج جس کی گردش انسانوں کے لیے کئی فوائد کے حصول کا ذریعہ ہے مثلاً حرارت کا حصول، فصلوں کا پکنا، دن اور سالوں کا حساب وغیرہ۔

x- چاند جس کی گردش رات میں روشنی بھی دیتی ہے اور دنوں، مہینوں اور سالوں کا حساب بھی طے کرتی ہے۔

افسوس کہ انسانوں کی اکثریت مذکورہ بالا نعمتوں سے استفادہ کر کے اللہ کی نافرمانی یعنی ناشکری کرتی ہے۔

آیت ۳۳ میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ کائنات کی ہر شے اللہ کے حکم کے مطابق حرکت کر رہی ہے۔ اللہ ہمیں بھی اپنی پسندیدہ سرگرمیوں کے لیے متحرک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ بقول اقبال ؎

اِس راہ میں مقام بے محل ہے — پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں — جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

آیات ۳۴ تا ۳۵

موت و حیات کا سلسلہ ...... انسانوں کی آزمائش کا ذریعہ

مشرکینِ مکہ اِس خوش فہمی کا شکار تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اُن ﷺ کی دعوت کا سلسلہ آگے نہ بڑھ سکے گا۔ اِن آیات میں مشرکین کو آگاہ کیا گیا کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ نے دنیا سے جانا ہے تو مشرکین کو بھی بہر حال مرنا ہے۔ ہر جان کو بلآخر موت کا مزا چکھنا ہی ہے۔ دنیا میں کبھی نعمتوں کی فراوانی سے بندوں کے شکر اور کبھی تکالیف سے صبر کا امتحان ہوتا رہتا ہے۔ دنیا

ہے ہی دارالامتحان۔ نتائج آخرت میں نکلیں گے۔ اُس روز اللہ کے رسول ﷺ اور اُن کے پیروکار عظیم کامیابی حاصل کریں گے اور نافرمان ابدی ناکامی کی ذلت سے دوچار ہوں گے۔

آیات ۳۶ تا ۴۱

مشرکینِ مکہ کی گستاخیوں کا جواب

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کے طنز اور نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیوں کا ذکر اور پھر اللہ کی طرف سے مشرکین کے لیے وعیدوں کا بیان ہے۔ جب مشرکین آپ ﷺ کو دیکھتے تو مذاق اڑاتے۔ آپ ﷺ کی طرف سے اپنے معبودوں کی نفی پر اظہارِ تعجب کرتے اور طنزیہ انداز سے پوچھتے کہ اگر ہم مجرم ہیں تو ہمیں ہمارے جرائم کی سزا کب ملے گی؟ اللہ نے جواب دیا کہ مشرکین جلدی نہ کریں۔ اُن پر اللہ کا عذاب اچانک آئے گا اور اُن کے ہوش اڑا دے گا۔ پھر نہ وہ اپنے چہروں کو عذاب سے بچا سکیں گے اور نہ ہی پشتوں کو۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا اُن کی قوموں نے مذاق اڑایا۔ پھر اُن قوموں کو اُسی عذاب نے گھیر لیا جسے وہ مذاق سمجھ رہے تھے۔

آیات ۴۲ تا ۴۴

مشرکینِ مکہ کے لیے دعوتِ غور وفکر

یہ آیات مشرکینِ مکہ کو دعوت دے رہی ہیں کہ ذرا سوچو! کون ہے جو رحمان کے مقابلہ میں تمہاری حفاظت کرسکتا ہے؟ کیا تمہارے معبود ایسا کر سکتے ہیں؟ اب تو صورتِ حال یہ کہ تمہارے اطراف کے علاقوں میں لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا دائرۂ اثر بڑھ رہا ہے اور تمہارا دائرۂ اثر کم ہو رہا ہے۔ کیا اب بھی تم غالب رہ سکو گے؟

آیات ۴۵ تا ۴۷

دلسوزی کے ساتھ وعظ ونصیحت

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کا بڑی دلسوزی کے ساتھ مشرکینِ مکہ کو خبردار کرنے کا بیان ہے۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ مشرکین کو آگاہ کردیں کہ میں اللہ کی طرف سے وحی کی بنیاد پر تمہیں

حقائق بتا رہا ہوں لیکن تم بہروں کی طرح میرے بیان کا کوئی اثر نہیں لے رہے۔ اگر تمہیں دنیا میں فوری سزا دے دی جائے تو فریاد کرو گے کہ ہائے ہم ہی ظالم ہیں۔ البتہ آخرت میں اللہ تمہارے ہر ہر عمل کا حساب لے کر رہے گا۔ اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہے تو اُس کی بھی باز پرس ہوگی۔ اب سوچ لو! اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو اللہ کے سامنے تمہارا کیا حال ہوگا؟

آیات ۴۸ تا ۵۰

وحی کن کے لیے مفید ہوتی ہے؟

یہ آیات اللہ کی کتابوں کے محاسن بیان کر رہی ہے۔ اللہ نے اپنی کتاب تورات حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو عطا کی۔ تورات اپنی اصل صورت میں حق و باطل میں فرق کی کسوٹی، لوگوں کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے ایک روشنی اور متقیوں کے لیے درد بھری نصیحت کا سامان تھی۔ یہ متقی وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں اور آخرت میں جوابدہی کے احساس سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ کی کتابیں مفید یعنی ہدایت کا ذریعہ بنتی ہیں۔ پھر اللہ نے قرآنِ کریم نازل کیا جو بڑی برکتوں کا حامل ہے۔ افسوس کہ مشرکینِ مکہ اِس عظیم نعمت کی ناقدری اور انکار کر رہے ہیں!

آیات ۵۱ تا ۵۶

حقیقی رب کون ہے؟

اِن آیات میں حضرت ابراہیمؑ کو اللہ کی طرف سے عطا کی جانے والی ہدایت اور پھر اُس کے مظاہر کا تذکرہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد اور قوم سے دریافت کیا کہ اِن مورتیوں کی حقیقت کیا ہے جن کے سامنے تم سر جھکا کر بڑے ادب سے بیٹھے رہتے ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ عبادت کا یہ طریقہ ہم نے اپنے آباء واجداد سے سیکھا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا بلاشبہ تم بھی کھلی گمراہی کا شکار ہو اور یہی حال تمہارے آباء واجداد کا تھا۔ قوم نے پوچھا کہ اے ابراہیمؑ کیا آپ شغل کر رہے ہیں یا واقعی سنجیدہ ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ ربِ حقیقی اللہ ہے جس نے کائنات کی ہر شے کو وجود بخشا اور جو اِس کی ہر اعتبار سے نگرانی و حفاظت فرما رہا ہے۔

آیات ۵۷ تا ٦٧

بت پرستوں پر اتمامِ حجت

یہ آیات بت پرستوں پر حضرت ابراہیمؑ کی طرف سے اتمامِ حجت کا واقعہ بیان کررہی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ شہر کے بت خانہ میں داخل ہوگئے۔تمام بتوں کو توڑ دیا البتہ بڑے بت کو سلامت رہنے دیا۔ جب قوم کے پنڈتوں نے آپؑ سے پوچھا کہ ہمارے معبودوں کا یہ حال کس نے کیا ہے؟ آپؑ نے جواب دیا کہ بڑا بت سلامت ہے اور اِسی نے بقیہ بتوں کو توڑا ہوگا۔ جاؤ شکستہ بتوں سے پوچھ لو کہ اُن کو اِس حال سے کس نے دوچار کیا ہے؟ پنڈت اور پوری قوم کو اپنے معبودوں کی بے بسی اور لاچارگی کا احساس ہوگیا۔ گویا اُن پر اتمامِ حجت ہوگئی۔ اُنہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ بت بول نہیں سکتے ۔حضرت ابراہیمؑ اُن کی زبانوں سے یہی سننا چاہتے تھے۔ جواب دیا کیا تم اُن بتوں کو معبود مانتے ہو جو تمہیں کیا فائدہ دیں گے یا کس نقصان سے بچائیں گے بلکہ وہ تو اپنی حفاظت پر بھی قادر نہیں۔افسوس ہے تم پر بھی اور تمہارے باطل معبودوں پر بھی!

آیات ٦٨ تا ۷۱

آگ حضرت ابراہیمؑ کے لیے گلستان بن گئی

اِن آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی قوم کی ہٹ دھرمی کا ذکر ہے۔قوم پر واضح ہو چکا تھا کہ جن بتوں کی وہ پوجا کرتے ہیں وہ لاچار اور بے اختیار ہیں ۔ اِس کے باوجود آباء واجداد کی اندھی تقلید، پنڈتوں کی مذہبی چودھراہٹ اور دیگر مفادات نے جاہلی عصبیت کی صورت اختیار کر لی۔ اُنہوں نے آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ تیار کیا اور حضرت ابراہیمؑ کو اُس میں ڈالنے کا فیصلہ کیا۔اُن کی سازش یہ تھی کہ ابراہیمؑ آگ کے ڈر سے لرز جائیں گے اور پھر سے قوم کے باطل معبودوں کے سامنے سر جھکا دیں گے لیکن ؎

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق　　　عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی جان کی محبت معبودِ حقیقی کی محبت کے سامنے قربان کردی۔ اللہ نے اپنے

اِس عظیم بندہ کی قربانی کو شرفِ قبولیت عطا کیا اور آگ کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے لیے نہ صرف ٹھنڈی بلکہ سلامتی والی ہو جائے۔ آگ کیا کائنات کی ہر شے اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ آگ نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور حضرت ابراہیمؑ پر گل و گلزار بن گئی۔ سچ کہا ہے اقبال نے ؎

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا — آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

مشرکین کو ناکامی و ذلت سے دوچار ہونا پڑا اور اللہ نے حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے بھتیجے حضرت لوطؑ کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ فلسطین کی مبارک سرزمین میں عمدہ ٹھکانہ عطا فرمایا۔

آیات ۷۲ تا ۷۳

جو گمراہوں سے کٹتا ہے اللہ اُسے صالحین سے جوڑتا ہے

یہ آیات حضرت ابراہیمؑ پر اللہ کی رحمتِ خاص کا مضمون بیان کر رہی ہیں۔ وہ مشرک قوم سے علیحدہ ہوئے تو اللہ نے اُنہیں نہ صرف فلسطین کی مبارک سرزمین میں بسایا بلکہ حضرت اسحاقؑ جیسا نیک بیٹا اور حضرت یعقوبؑ جیسا باسعادت پوتا عطا کیا۔ اُن دونوں کو اللہ نے منصبِ امامت پر فائز کیا۔ اُنہیں نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی اور دیگر افعالِ خیر کی تلقین و توفیق عطا فرمائی۔ بلاشبہ وہ اللہ کے عبادت گزار بندے تھے۔

آیات ۷۴ تا ۷۵

اللہ کے انعامات حضرت لوطؑ پر

یہ آیات خبر دے رہی ہیں کہ اللہ نے اپنے بندے حضرت لوطؑ کو علم و حکمت کی نعمتیں عطا کیں۔ اُن کے سامنے اُن کی اُس فاسق قوم کو ہلاک کیا جو ہم جنس پرستی کے جرم کی عادی تھی اور حضرت لوطؑ کے خلاف دست درازی کے ناپاک منصوبے رکھتی تھی۔ اللہ نے حضرت لوطؑ کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا۔ بلاشبہ وہ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے۔

آیات ۷۶ تا ۷۷

حضرت نوحؑ پر اللہ کی رحمت

یہ دو آیات اللہ کی طرف سے حضرت نوحؑ کی مدد کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اُنہوں نے

۹۵۰ برس تک قوم کو حق کی دعوت دی۔ قوم کی اکثریت فاسق تھی۔ اُن فاسقین نے نہ صرف یہ کہ دعوتِ حق کو جھٹلایا بلکہ حضرت نوحؑ اور اُن کے گھر والوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ حضرت نوحؑ نے مدد کے لیے اللہ کو پکارا۔ اللہ نے اُن کی مدد فرمائی۔ فاسق قوم کو ایک طوفان کے ذریعہ غرق کیا۔ حضرت نوحؑ، اُن کے اہلِ ایمان گھر والوں اور مومن ساتھیوں کو محفوظ رکھا۔

آیات ۷۸ تا ۸۲

حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ پر اللہ کی عنایات

اِن آیات میں حضرت داؤدؑ اور اُن کے بیٹے حضرت سلیمانؑ پر اللہ کی عنایات کا تذکرہ ہے۔ اُن کو اللہ نے حاکم بنایا، عادلانہ شریعت دی اور شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کے لیے حکمت اور بصیرت بھی عطا فرمائی۔ ایک موقع پر اُن دونوں کے سامنے دو فریق باہمی تنازع کا فیصلہ کرانے کے لیے حاضر ہوئے۔ اُن میں سے ایک فریق کی بکریاں دوسرے فریق کی پوری فصل کو چٹ کر گئیں تھیں۔ حضرت داؤدؑ نے فیصلہ دیا کہ پہلا فریق دوسرے فریق کے نقصان کا ازالہ کرے اور اپنی تمام بکریاں اُس کے حوالے کر دے۔ حضرت سلیمانؑ کی رائے تھی کہ اِس فیصلہ سے پہلا فریق مشکل میں پڑ جائے گا۔ فیصلہ یوں کیا جائے کہ فی الحال بکریاں متأثرہ فریق کو دے دی جائیں تاکہ وہ اُن کے دودھ سے استفادہ اور آمدنی حاصل کریں۔ پہلا فریق دوسرے فریق کی زمین پر کھیتی باڑی کرے اور جب اُس زمین پر فصل اتنی بڑی ہو جائے جتنی کہ بکریوں نے کھائی تھی تو اب زمین اُس فصل کے ساتھ دوسرے فریق کو دے کر اُس سے اپنی بکریاں واپس لے لے۔ بلاشبہ یہ فیصلہ بڑا حکیمانہ اور عادلانہ تھا۔ حضرت داؤدؑ پر اللہ کی مزید عنایات یہ ہوئیں کہ اُن کی حمد کے ترانے سن کر پہاڑ اور اُڑتے ہوئے پرندے وجد میں آجاتے اور اُن کے ساتھ حمد باری تعالیٰ میں شریک ہو جاتے۔ اللہ نے حضرت داؤدؑ کو زرہیں اور جنگی لباس بنانے کی بھی صلاحیت عطا فرمائی تاکہ دشمن کے وار سے محفوظ رہا جا سکے۔ حضرت سلیمانؑ کو ہواؤں اور جنات پر اختیار دیا گیا۔ ہوا اُن کے حکم سے اُن کے مطلوبہ رُخ پر چلتی تھی اور جنات اُن کے حکم کے مطابق مختلف سرگرمیاں انجام دیتے تھے۔ اُن جنات کو سرکشی سے باز رکھنے کے لیے اللہ کی اُن پر سخت نگرانی تھی۔

آیات ۸۳ تا ۸۴

حضرت ایوبؑ کے صبر کا اجر

حضرت ایوبؑ پر کئی تکالیف آئیں لیکن اُنہوں نے صبر کیا ور راضی برضائے رب رہنے کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ اِن آیات میں حضرت ایوبؑ کے صبر کی مدح کی گئی اور اُنہیں عطا کیے جانے والے اجر کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ایک تکلیف دہ جلد کی بیماری میں مبتلا ہو کر چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔ پھر ایک آفت کے نتیجے میں اولاد سے بھی محروم ہو گئے۔ آخر کار اُنہوں نے اللہ کو پکارا۔ اللہ نے ان کی آزمائش ختم کی۔ اُنہیں صحت دی اور پہلے کے مقابلہ میں دوگنا اولاد کی نعمت عطا کی۔ اللہ ہمیں ہر آزمائش سے محفوظ فرمائے اور اگر آزمائش آ ہی جائے تو راضی برضائے رب کی کیفیت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۵ تا ۸۶

صبر کرنے والوں کو اللہ کی رحمت عطا کی جاتی ہے

اِن آیات میں صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنے والے تین انبیاءؑ حضرت اسماعیلؑ، حضرت ادریسؑ اور حضرت ذوالکفلؑ کا ذکر ہے۔ اللہ نے اِن سب کے صالح کردار کی تحسین فرمائی اور اُنہیں اپنی رحمت میں داخل کرنے کا اعلان فرمایا۔

آیات ۸۷ تا ۸۸

حضرت یونسؑ کی فریادرسی

حضرت یونسؑ اپنی قوم کے شرک اور سرکشی پر ناراض تھے۔ اُنہوں نے اللہ کی واضح اجازت آنے سے پہلے ہی قوم کو چھوڑا اور سمندر کے راستے ہجرت کا سفر اختیار کر لیا۔ اللہ نے اِس عمل کو لغزش قرار دیا اور آزمائش کے طور پر ایک مچھلی کو آپؑ کو نگل جانے کا حکم دیا۔ آپؑ کو اپنی لغزش پر ندامت ہوئی۔ آپؑ نے مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں میں رب کو پکارا اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ

''اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ بے شک میں ہی ظلم کرنے

والوں میں سے تھا‘‘۔

اللہ نے اُن کی فریاد سنی، لغزش کو معاف کیا اور اُنہیں مچھلی کے پیٹ سے آزاد کر دیا۔

آیات ۸۹ تا ۹۰

حضرت یحییٰؑ کی معجزانہ ولادت

اِن آیات میں حضرت زکریاؑ کی دعا اور اُس کی قبولیت کا ذکر ہے۔ حضرت زکریاؑ نے بڑھاپے کے عالم میں جب کہ اُن کی زوجہ بھی بانجھ تھیں اللہ سے ایسے بیٹے کا سوال کیا جو اُن کے بعد اُن کے مشن کا وارث ہو۔ اللہ نے اُن کی زوجہ کو ٹھیک کر دیا اور حضرت یحییٰؑ کی صورت میں ایک سعادت مند بیٹا عطا کیا۔ تمام انبیاء کرامؑ نیکی کے کاموں میں سبقت کرتے تھے، اللہ کو امید اور خوف سے پکارتے تھے اور بڑی عاجزی وانکساری سے اللہ کی بندگی کرتے تھے۔ اللہ ہمیں بھی انبیاء کرامؑ کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۹۱

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰؑ کے لیے اعزاز

اِس آیت میں حضرت مریم سلامٌ علیھا کے پاکیزہ کردار کی تحسین کی گئی۔ مزید فرمایا کہ اُنہیں بغیر شوہر کے معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰؑ کی صورت میں اولاد کی نعمت عطا کی گئی۔ اِس معجزانہ ولادت کی وجہ سے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰؑ اب رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی نشانی کے طور پر یاد رکھے جائیں گے۔ بلاشبہ یہ ایک امتیازی اعزاز ہے جو اِن دو مبارک ہستیوں کو عطا ہوا۔

آیات ۹۲ تا ۹۳

تمام انبیاء کا ایک ہی مقصد...... بندگیٔ رب

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ تمام انبیاء کرامؑ ایک ہم مقصد اُمت تھے۔ اُن کا مقصد تھا اللہ کو رب مان کر اُس کی بندگی کرنا۔ ہم سب کو بھی اللہ کی بندگی کا راستہ اختیار کر کے انبیاء کی اُمت میں شامل ہونا چاہیے۔ بدقسمتی سے لوگوں نے بندگیٔ رب کے مطلوب راستہ کو چھوڑ کر گمراہی

کے مختلف راستے اختیار کر لیے۔ عنقریب وہ سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے اور اپنے کیے کا بدلہ پا کر رہیں گے۔

آیات ۹۴ تا ۹۵

اچھے اعمال کرنے کا موقع دوبارہ نہ ملے گا

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ جو شخص بھی ایمان اور اخلاص کے ساتھ اچھے اعمال کر رہا ہے اُسے بھرپور صلہ ملے گا۔ اُس کی ہر نیکی محفوظ کی جا رہی ہے۔ البتہ جن بدنصیبوں نے غفلت کی زندگی گزار دی اور اپنے گناہوں کی پاداش میں برباد کر دیئے گئے اُنہیں دوبارہ دنیا میں آنے اور سابقہ گناہوں کی تلافی کا موقع نہیں ملے گا۔ ہر انسان کو دنیا میں ایک ہی بار آنے اور آخرت کی تیاری کا موقع ملتا ہے۔ اللہ ہمیں نیک اعمال کر کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۶ تا ۹۷

قیامت قریب آنے کی ایک نشانی...... یاجوج ماجوج کی یلغار

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ قیامت کی ایک نشانی ہے یاجوج ماجوج کی یلغار۔ وہ زمین کے بلند حصوں سے زیریں حصوں کی طرف نکل پڑیں گے۔ پھر کچھ ہی عرصہ بعد قیامت برپا ہوگی۔ تمام انسان دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ غفلت میں زندگی گزارنے والے اُس روز سکتہ کی حالت میں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ وہ حسرت سے فریاد کریں گے کہ ہائے ہماری بدبختی کہ ہم نے اِس روز کی تیاری سے غفلت برت کر اپنے ساتھ کتنا بڑا ظلم کیا۔ ایسا ظلم کہ جس کا مداوا اب ممکن ہی نہیں۔

آیات ۹۸ تا ۱۰۰

معبودانِ باطل مشرکین کے ساتھ جہنم میں جلیں گے

یہ آیات خبر دے رہی ہیں کہ جہنم میں مشرکین کے ساتھ اُن کے معبودانِ باطل بھی عذاب سے دوچار ہوں گے۔ معبودانِ باطل سے مراد دنیادار قائدین، سردار اور مذہبی پیشوا ہیں جن کی احکاماتِ شریعت کے برخلاف پیروی کی گئی۔ اِسی طرح جن بتوں کی پوجا کی گئی وہ بھی جہنم کا

ایندھن بنیں گے۔ اگر یہ سب واقعی معبود ہوتے تو جہنم میں نہ جلتے۔ اہلِ جہنم کے نصیب میں چیخ، پکار اور ایسی فریادیں کرنا ہو گا جن کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ...... اے اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳

نیک لوگوں کے لیے بشارتیں

اِن آیات کے مطابق نیک لوگ جہنم کی ہولناک آواز تو کیا اُس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو گناہ گاروں کے ہوش اڑا دے گی، اِن نیک لوگوں پر کوئی اثر نہ ڈال سکے گی۔ فرشتے اُن سے ملیں گے اور بشارت دیں گے کہ وہ دن آ چکا ہے جس میں تمہیں نیکیوں کا بھرپور اجر عطا کیا جائے۔ پھر وہ خوش نصیب اپنی پسندیدہ نعمتیں حاصل کریں گے اور ہمیشہ ہمیش اُن سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ اللہ ہم سب کو یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۰۴

اللہ کی بڑائی اور قدرت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے

یہ آیت اللہ کی بڑائی اور قدرت کا بے مثال نقشہ کھینچ رہی ہے۔ اللہ اتنا بڑا ہے کہ روزِ قیامت وسیع و عریض آسمان اللہ کے ہاتھ میں اِس طرح لپٹا ہو گا جیسے کتابوں کے طومار لپیٹے جاتے ہیں۔ اللہ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ وہ تمام مُردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا جیسا کہ اُس نے اُنہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اب ہر انسان کو اُس کے اعمال کے اعتبار سے بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ ہمیں روزِ قیامت کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۰۵ تا ۱۰۶

زمین کے وارث بالآخر نیک لوگ ہوں گے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ زبور میں وعظ و نصیحت کے بعد بشارت دی گئی کہ زمین کے وارث آخر کار نیک لوگ ہی بنیں گے۔ بلاشبہ یہ بشارت نیک لوگوں کے لیے انتہائی حوصلہ افزا اور خوش کن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بشارت کو یوں واضح فرمایا:

عَنْ ثَوْبَانٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زَوٰی لِیْ مِنْهَا (مسلم)

''حضرت ثوبانؓ راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا۔ پس میں نے اُس کے تمام مشرق و مغرب دیکھ لیے اور میری امت کی حکومت زمین پر وہاں تک پہنچ کر رہے گی جو میرے لیے لپیٹ دی گئی''۔

اِس دنیا میں زمین کی وراثت تو اُن ہی نیک لوگوں کو ملے گی جو غلبۂ دین کی تکمیل کے وقت موجود ہوں گے۔ البتہ جنت کی سرزمین کے وارث تو تمام ہی نیک لوگ ہوں گے۔ وہ اِس نعمت کے ملنے پر اللہ کا شکر اِن الفاظ میں ادا کریں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ (الزمر:۷۴)

''کل شکر اللہ کے لیے ہے کہ جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور ہمیں وارث بنا دیا جنت کی زمین کا کہ ہم اِس میں جہاں چاہیں رہیں۔ پس عمل کرنے والوں کا کیا عمدہ بدلہ ہے''۔

آیت ۱۰۷

نبی اکرم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں

یہ آیت خوشخبری دے رہی کہ نبی اکرم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت کا پیکر ہیں۔ اِس دنیا میں اگر صدقِ دل سے آپ ﷺ پر ایمان لایا جائے اور پورے خلوص کے ساتھ آپ ﷺ کی پیروی کی جائے تو انفرادی طور پر انسان بے جا رسومات، بدعات، نمائشی قسم کے تکلفات، بلاضرورت اخراجات، بے بنیاد اوہام سے بچ کر ایک پرسکون زندگی بسر کرتا ہے۔ اجتماعی طور پر ایک ایسے عادلانہ نظام کے نفاذ کی کوشش کرتا ہے جس میں ہر شخص کو اُس کا جائز حق مل رہا ہوتا ہے۔ عالمِ برزخ میں ہر مسلمان قبر میں اللہ کے رسول ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل کرے گا۔ جس کی زندگی آپ ﷺ کی عطا کردہ شریعت کے مطابق ہوگی وہ آپ ﷺ کو پہچان لے گا اور اُس کے لیے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جائے گی۔ پھر عالمِ آخرت میں

آپ ﷺ کی شفاعت مومنوں کے لیے سب سے عظیم رحمت کا ذریعہ بن جائے گی ۔ آپ ﷺ کی رحمت صرف عالمِ انسانیت تک محدود نہیں بلکہ عالمِ جنات اور تمام مخلوقات تک پھیلی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اِس حقیقت کا مظہر ہیں۔

آیات ۱۰۸ تا ۱۱۲

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے شرک کے امکانات کا سدباب

سابقہ آیت میں نبی اکرم ﷺ کی عظمت کو واضح کیا گیا۔ اِس بات کا امکان تھا کہ آپ ﷺ سے محبت کرنے والے غلو کرتے ہوئے کہیں آپ ﷺ کو خدائی میں شریک کر دیں۔ اِن آیات میں مذکورہ بالا امکان کا سدباب اس طرح کیا گیا:

i- نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اعلان فرما دیں کہ معبودِ حقیقی صرف اللہ ہے اور تمام انسانوں کو اُس کے احکامات کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا چاہیے۔

ii- جو لوگ اللہ کی فرمانبرداری اختیار نہیں کریں گے اُن پر عذاب آکر رہے گا۔ البتہ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ عذاب کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں اپنی لاعلمی کا بیان کر کے اظہارِ عاجزی کر دیں۔

iii- آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کو آگاہ کر دیں صرف اللہ ہی ہر ظاہر اور چھپائی جانے والی بات کو جانتا ہے۔

iv- آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ نافرمانوں کو بتا دیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ عذاب سے قبل کا وقت تمہارے لیے محض وقتی مہلت ہے یا پھر ایک آزمائش ہے تاکہ شاید تم اپنے کیے پر نادم ہو کر اللہ کی فرمانبرداری کی راہ پر آجاؤ۔

v- آخری آیت میں نبی اکرم ﷺ اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ سے حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی التجا کر رہے ہیں اور دوسری طرف کافروں کو آگاہ فرما رہے ہیں کہ تمہارے مکروفریب کے مقابلے میں میرا مددگار اللہ ہے۔

سورۂ حج

برزخی یعنی مکی ومدنی سورۂ مبارکہ

سورۂ حج وہ سورۂ مبارکہ ہے جس کی کچھ آیات مکی دور کے آخر میں، کچھ دورانِ سفر ہجرت اور کچھ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ گویا یہ برزخی سورۂ مبارکہ ہے جو مکی ومدنی دور کے درمیان میں نازل ہوئی۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۲۴ ایمان بالا آخرت
- آیات ۲۵ تا ۳۷ حج اور قربانی
- آیات ۳۸ تا ۴۱ قتال فی سبیل اللہ کی اجازت اور حکمت
- آیات ۴۲ تا ۷۲ مشرکین کے ساتھ کشمکش
- آیات ۷۳ تا ۷۸ قرآن حکیم کی دعوت

آیات ۱ تا ۲

وقوعِ قیامت کا ہولناک منظر

یہ آیات اُس ہولناک منظر کا نقشہ کھینچ رہی ہیں جب قیامت واقع ہوگی۔ اُس وقت ایک بہت بڑا زلزلہ آئے گا۔ لوگوں پر شدید گھبراہٹ طاری ہوگی۔ مائیں دودھ پیتے بچوں کو چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوں گی، حمل والیاں خوف سے حمل گرادیں گی اور لوگ دہشت زدہ ہوکر دیوانے محسوس ہوں گے۔ اللہ ہمیں عذاب کی ہرصورت سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳ تا ۴

بغیر علم کے دینی تعلیمات پر اعتراضات کا انجام

بعض لوگ اپنی بے عملی اور نفس پرستی کے لیے جواز کے طور پر اللہ کی عطا کردہ تعلیمات پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ آیات رہنمائی کررہی ہیں کہ ایسے لوگ دراصل شیطان کے نقشِ قدم کی

پیروی کر رہے ہوتے ہیں۔شیطان نے بھی حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کے حکم پر اعتراض کیا تھا۔شیطان اور اُس کے ایجنٹوں کی پیروی انسان کو گمراہیوں میں دھکیلنے والی اور جہنم کی طرف لے جانے والی ہے۔اللہ ہمیں علمِ صحیح عطا فرمائے، اُس کی روشنی میں رسولوں اور اللہ کے دیگر نیک بندوں کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی غیر ضروری بحث اور حجت بازی سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آیات ۵ تا ۷

دوبارہ زندہ کیے جانے کے دو ثبوت

اِن آیات میں ایسے لوگوں کی گمراہی کا ازالہ کیا گیا جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر یقین نہیں رکھتے۔اِس ازالہ کے لیے دو مثالیں دی گئیں:

i- اللہ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے تخلیق فرمایا۔اُن کے بعد ہر انسان کو نطفہ سے تخلیق کیا جاتا ہے۔ماں کے وجود میں نطفہ جمع ہوا خون بنتا ہے۔پھر ایک بوٹی کی صورت اختیار کرتا ہے۔بعدازاں بوٹی پر نقش و نگار بن جاتے ہیں۔اللہ جس بچہ کو چاہتا ہے تکمیل تک ماں کے بطن میں سلامت رکھتا ہے۔پھر بچہ مکمل انسان کی صورت میں دنیا میں آتا ہے اور رفتہ رفتہ بچپن، لڑکپن اور جوانی کے مراحل سے ہوتا ہوا بڑھاپے کی منزل کو پہنچ جاتا ہے۔کسی کو درمیان کے کسی مرحلہ پر ہی وفات دے دی جاتی ہے۔

ii- زمین بالکل ویران سی نظر آتی ہے۔اللہ اُس پر بارش برساتا ہے۔زمین میں موجود بیج بظاہر بے جان ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ کے حکم سے پھٹ جاتے ہیں اور اُن سے طرح طرح کی نباتات برآمد ہوتی ہیں۔

جو اللہ مٹی اور نطفہ سے مکمل انسان بنا سکتا ہے اور مردہ زمین اور بے جان دانوں سے طرح طرح کی نباتات پیدا کر سکتا ہے وہ اِس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کر سکے۔حقیقت تو یہ ہے کہ وہ جو چاہے، کر سکتا ہے۔

آیات ۸ تا ۱۰

دینی تعلیمات پر اعتراض کرنے والوں پر عذاب

یہ آیات ایسے لوگوں کا بدترین انجام بتا رہی ہیں جو دینی تعلیمات میں مین میخ نکالتے ہیں حالانکہ اُن کے پاس نہ کوئی علم ہوتا ہے اور نہ ہی کسی الہامی کتاب کی بنیاد پر کوئی ہدایت۔ ایسا شخص خود تو گمراہ ہوتا ہی ہے، دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اُس کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بھون دینے والے عذاب کی سزا ہے۔ اللہ اُس پر ظلم نہیں کرے گا بلکہ یہ اُس کے اپنے سیاہ اعمال کا وبال ہوگا۔

آیات ۱۱ تا ۱۳

منافقانہ طرزِ عمل

اِن آیات میں ایک نام نہاد مسلمان کے منافقانہ طرزِ عمل کی مذمت ہے۔ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے لیکن اپنے مال اور جان کو محفوظ رکھتے ہوئے۔ جہاں مال و جان کی قربانی کا معاملہ ہو وہاں وہ اللہ کی اطاعت سے کنی کترا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں شامل ہونے کی وجہ سے دنیا میں کافروں کی طرح ہر خواہش پوری نہیں کرسکتا۔ پھر آخرت میں جزوی اطاعت کی وجہ سے اللہ کے عذاب سے دوچار ہوگا۔ گویا وہ ایسا بدنصیب ہے جسے دنیا میں بھی نقصان رہا اور آخرت میں بھی۔ ایسے ہی لوگ آخرت میں عذاب سے بچنے کے لیے اولیاء اللہ کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں تا کہ اُن کی شفاعت کے ذریعے آخرت میں دین پر جزوی عمل کی سزا سے بچ سکیں۔ شفاعتِ باطلہ کے تصورات کے زیرِ اثر وہ اللہ کی نافرمانیوں پر اور جری ہو جاتے ہیں۔ لیکن اُن کے یہ شریک اُنہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکیں گے۔

آیت ۱۴

باعمل مومنوں کے لیے بشارت

یہ آیت بشارت دے رہی ہے کہ جو شخص ایمان لائے گا اور اُس کے ساتھ ساتھ اچھے اعمال بھی کرے گا تو اللہ اُسے جنت کی لازوال نعمتیں عطا فرمائے گا۔ بلاشبہ اللہ جو چاہے سو کرسکتا ہے۔

دوبارہ زندہ بھی کرے گا، اعمال کا حساب بھی لے گا، نافرمانوں کو سزا بھی دے گا اور فرمانبرداروں کو انعامات سے بھی نوازے گا۔

آیات ۱۵ تا ۱۶

امید کی رسی تھامے رکھو

اِن آیات میں امید کی رسی تھامے رکھنے کی ہدایت ہے۔ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ کیسی ہی مشکلات کا ہجوم ہو اگر انسان اللہ سے مدد مانگتا رہے اور اُس سے اچھی امید رکھے تو یہ انسان کے لیے صبر واستقامت کا بہت بڑا سہارا ہے۔ بقول حسرت موہانی:

ہر حال میں رہا جو ترا آسرا مجھے مایوس کر سکا نہ ہجومِ بلا مجھے

اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر انسان کو حاصل کچھ نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے ہی تفکرات اور پیچ وتاب کو بڑھاتا ہے۔ اقبال نے کیا خوب نصیحت کی ہے کہ:

نہ ہو نو امید، نو امیدی زوالِ علم وعرفاں ہے امیدِ مردِ مومن ہے خدا کے راز دانوں میں

آیت ۱۷

حق پر کون ہے؟ فیصلہ ہو گا روزِ قیامت

یہ آیت اُن چھ گروہوں کا ذکر کر رہی ہے جو نزولِ قرآن کے وقت موجود تھے۔ اُن میں مسلمان، یہودی، صابی (ستارہ پرست)، عیسائی، مجوسی (آتش پرست)، اور مشرکین شامل ہیں۔ اُن میں سے ہر گروہ کا دعویٰ تھا کہ وہ حق پر ہے۔ واضح کیا گیا کہ اللہ ہر ایک کے طرزِ عمل کو دیکھ رہا ہے اور روزِ قیامت فیصلہ کر دے گا کہ کون حق پر ہے؟

آیت ۱۸

کائنات کی ہر شے اللہ کو سجدہ کر رہی ہے

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ کائنات کی ہر شے مثلاً سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، زمین پر موجود جملہ مخلوقات اور انسانوں کی اکثریت اللہ کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔ البتہ انسانوں کی ایک بڑی تعداد اِس سعادت سے محروم ہے۔ ایسے لوگ ذلیل ہو کر رہیں گے۔ جسے اللہ ذلیل کر

دے اُسے عزت دینے والا کوئی نہیں ہوسکتا۔اللہ ہمیں دنیاوآخرت کی رسوائی سے محفوظ فرمائے اور اپنے صاحب عزت بندوں میں شامل فرمائے۔آمین!

آیات ۱۹ تا ۲۲

جہنم کے عذاب کا ہولناک منظر

اِن آیات میں جہنم میں دیے جانے والے عذابوں کی حسبِ ذیل ہولناک تفصیل بیان کی گئی ہے:

i- اہلِ جہنم کوآگ کا لباس پہنایا جائے گا۔

ii- اُن کے سروں پر گرم پانی انڈیلا جائے گا جس سے اُن کی کھالیں اور انتڑیاں پگھل جائیں گی۔

iii- اُن کے سروں پر لوہے کے ہتھوڑے برسائے جائیں گے۔

iv- وہ جب بھی جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے،ٹھوکریں مار کر واپس جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے اور کہا جائے گا چکھتے رہو بھون دینے والے عذاب کا مزہ۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ......اے اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔آمین!

آیات ۲۳ تا ۲۴

ہدایت یافتہ لوگوں کے لیے بشارت

یہ آیات اُن سعادت مندوں کے لیے بشارت کا پیغام دے رہی ہیں جن کو دنیا میں پاکیزہ حکم یعنی کلمۂ توحید اور اُس ہستی کے راستے کی ہدایت دی گئی جس کی تعریف کائنات میں جاری و ساری ہے۔اُن خوش نصیبوں کو ایسے باغات عطا ہوں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔اُن کے لباس ریشم کے اور سامانِ زینت سونے کے کنگنوں اور موتیوں کی صورت میں ہو گا۔اللہ ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت اور جنت کی نعمتیں عطا فرمائے۔آمین!

آیت ۲۵

حرم کی سرزمین پر مسجد کی طرح سب کا حق ہے

اِس آیت میں سرزمینِ حرم کی عظمت اور اُس کے حوالے سے آداب کی پاسداری کی اہمیت

واضح کی گئی۔حرم کی سرزمین پر کسی کی ملکیت نہیں ۔ یہ تمام مسلمانوں کے لیے بالکل اسی طرح ہے جیسے ایک مسجد ہوتی ہے ۔حرم کی سرزمین کو آمدنی کا ذریعہ بنانا حرام ہے ۔ جو لوگ اِس سرزمین کی طرف آنے والوں کے لیے رکاوٹ بنتے ہیں یا اِس سرزمین کے لیے طے شدہ آداب کی خلاف ورزی کرتے ہیں اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اِس سرزمین کے آداب یہ ہیں کہ یہاں شرک نہ کیا جائے، قتل وغارت گری نہ کی جائے، کسی شکار کو مارا یا بھگایا نہ جائے، چند معینہ درختوں کے علاوہ دیگر درختوں کو کاٹا نہ جائے وغیرہ۔

آیات ۲۶ تا ۲۷

حج کے لیے حضرت ابراہیمؑ کی پکار اور اِس کا جواب

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اِن آیات میں خبر دی کہ حرم کی سرزمین کو حضرت ابراہیمؑ کے لیے آباد کیا گیا اور اُنہیں حکم دیا گیا کہ اِس سرزمین کو شرک کی گندگی سے پاک رکھنے کی کوشش کریں۔مسجدِ حرام میں صفائی اور طہارت کا خاص اہتمام کریں تا کہ طواف کرنے والوں اور نماز ادا کرنے والوں کو سہولت میسر ہو۔لوگوں کو حج کی ادائیگی کے لیے پکاریں۔اللہ اُن کی پکار کو دنیا کے ہر کونے تک پہنچا دے گا اور لوگ قیامت تک بڑے ذوق وشوق سے حج کی ادائیگی کے لیے آتے رہیں گے ۔اللہ کی اِس بشارت کا صادق ہونا ہر دور میں ثابت ہوتا رہا ہے۔دنیا بھر سے لوگ مال اور وقت کا گراں قدر ایثار کر کے اور بڑی مشقتیں برداشت کرتے ہوئے ہر سال حج کے لیے بڑے اہتمام اور لگن سے آتے رہتے ہیں۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

حج کے آداب، ارکان اور برکات

یہ آیات حج کی برکات، آداب اور کچھ ارکان کی طرف رہنمائی کر رہی ہیں ۔اجتماعِ حج کی وجہ سے کئی لوگوں کو معاشی فوائد حاصل ہوتے ہیں ۔مسلمانوں کی ایک عالمگیر معاشرتی برادری کا اظہار ہوتا ہے، روحانی طور پر جذباتِ ایمانی کو جلا حاصل ہوتی ہے اور عبادات کا کئی گنا اجر و ثواب ملتا ہے۔اِس موقع پر قربانی کی عبادت ہے جس کے گوشت سے خود بھی استفادہ کیا جاسکتا

ہے لیکن آداب میں سے ہے کہ ضرورت مندوں کو بھی اِس میں شریک کیا جائے۔ دیگر نذریں پوری کی جائیں اور احرام اتار کر غسل کیا جائے۔ پھر طواف زیارت کا رکن ادا کیا جائے۔

آیات ۳۰ تا ۳۱

حج کا حاصل

یہ آیات حج کی عبادت کا حاصل بتا رہی ہیں کہ انسان ہر قسم کے شرک اور اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کرے۔ حلال جانورں کو صرف اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ بت پرستی اور جھوٹ کو چھوڑ دے۔ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک ہے۔ شرک کرنے والا ایسا بدنصیب ہے کہ وہ توحید کے بلند مرتبہ سے گرتا ہے تو خواہشِ نفس اُسے بہت دور کی پستی میں گرا دیتی ہے یا پنڈت، پروہت اور دنیا دار پیروں جیسے جنگلی پرندے اُس کے وسائل کو نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔

آیات ۳۲ تا ۳۳

شعائر اللہ کا احترام......دل میں تقویٰ ہونے کی علامت

جو شے انسان کے دل میں اللہ کی معرفت کا شعور پیدا کر دے وہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ اِن آیات میں بشارت دی گئی کہ جو لوگ شعائر اللہ کا احترام کرتے ہیں وہ واقعی دل میں تقویٰ اور خوفِ خدا رکھتے ہیں۔ حج اور عمرہ کے لیے جانے والے لوگ، حرم کی طرف قربانی کے لیے لے جائے جانے والے جانور، حرم کی سرزمین اور حرمت والے مہینے یہ سب شعائر اللہ میں سے ہیں۔ اِن سب کا احترام لازم ہے۔ البتہ دورانِ سفر قربانی کے جانورں پر سواری کی جا سکتی ہے اور اُن کے دودھ سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

آیات ۳۴ تا ۳۵

قربانی کی عبادت کا حکم

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے ہر اُمت کے لیے قربانی کی عبادت طے فرمائی۔ اِس کی صورت یہ ہے کہ حلال جانوروں کو اللہ کی راہ میں اور اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور اِس پر عمل کرنا ہے خواہ اِس کی حکمت ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ ایسے لوگوں کے لیے

شاندار بدلہ کی خوشخبری ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں، اللہ کا ذکر سن کر لرز جائیں، اللہ کی راہ میں آنے والی ہر مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں، نماز قائم کریں اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے رہیں۔ اللہ ہمیں ایسا ہی کردار عطا فرمائے۔ آمین!

بعض عقل پرست قربانی کی عبادت کو وسائل کا ضیاع قرار دیتے ہیں۔ اُنہیں سوچنا چاہیے کہ قربانی کی عبادت اُس عظیم واقعہ کی یادگار ہے جب سیدنا ابراہیمؑ اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے سیدنا اسماعیلؑ کو ذبح کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔ کیا عقلی اعتبار سے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی توجیح ممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معیار ہماری عقل نہیں، اللہ کا حکم ہے۔ اہمیت اللہ کے حکم کی ہے نہ کہ ہماری ناقص عقل کی۔ بقول اقبالؒ

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل لیکن کبھی کبھی اِسے تنہا بھی چھوڑ دے

آیت ۳۶

اونٹ اللہ کی قدرت کی نشانی

اِس آیت میں اونٹ کا ذکر اللہ کی قدرت کی نشانی کے طور پر ہوا ہے۔ اِس جانور سے انسان کو کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ صحرا کے سفر کا بڑا مفید ذریعہ ہے۔ کئی روز تک بھوک اور پیاس کے ساتھ بھی سفر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ گرمی کی شدت، تیز ہوائیں، ریت کے تھپیڑے اس پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ پھر اِس کا گوشت نہ صرف خوراک کا ذریعہ بلکہ کئی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ اِس کی ہڈیاں بھی کئی مفید مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ اللہ نے اِس قدر بڑی جسامت رکھنے کے باوجود اِسے انسانوں کے قابو میں کر دیا ہے۔ اِس جانور کو ذبح نہیں بلکہ نحر کیا جاتا ہے۔ قربانی کے بعد اِس کا گوشت خود بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور فقراء کو بھی دینا چاہیے۔ اِس عظیم نعمت کے حوالے سے ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ کا شکر ادا کریں۔

آیت ۳۷

قربانی کی روح اور مقصد

یہ آیت ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ قربانی کی عبادت کی روح تقویٰ ہے یعنی یہ جذبہ کہ انسان اپنی

خواہشات اور مرغوباتِ نفس کو اللہ کی مرضی کے سامنے قربان کر دے۔ پھر اِس عبادت کا مقصد ہے اللہ کی بڑائی کو جاری وساری کرنے کی کوشش کرنا۔ جانور ذبح کرتے ہوئے تو ہم کہتے ہیں ’’اللہ اکبر‘‘ یعنی اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی ہماری زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ بڑا ہے؟۔ کیا اُس کی مرضی اور اُسی کا قانون ہمارے گھر، معاشرے اور پورے ملک میں نافذ ہے۔ اگر نہیں تو قربانی کی عبادت ہمیں اِس مقصد کے لیے جدوجہد کرنے کا فریضہ ہر سال یاددلاتی ہے۔

آیات ۳۸ تا ۴۱

قتال فی سبیل اللہ کی اجازت اور اِس کی حکمت

یہ آیات سفرِ ہجرت کے دوران نازل ہوئیں۔ اِن آیات میں مسلمانوں کو کفار کے خلاف جنگ کی اجازت دی گئی۔ اِس سے قبل مکی دور میں مسلمانوں کو حکم تھا کہ کفار کے ظلم وتشدد کے جواب میں ہاتھ نہ اٹھائیں تا کہ اُنہیں مسلمانوں کو کچلنے کا جواز نہ ملے۔ اِس طرح نہ صرف مسلمان اپنی افرادی قوت محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوئے بلکہ ظلم کے مقابلے میں حسنِ اخلاق کے مظاہرہ سے کئی اور اصحابِ خیر بھی اُن کی صفوں میں شامل ہوگئے۔ اب ایسے ظالموں کے خلاف جنہوں نے مسلمانوں پر ظلم کیا اور اُنہیں ہجرت پر مجبور کیا، مسلمانوں کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ اللہ مسلمانوں سے اپنی نصرت کا وعدہ فرما کر کامیابی کا یقین دلا رہا ہے۔ اگر ظالموں کو ظلم سے نہ روکا جائے گا تو زمین میں فساد پھیلتا رہے گا اور اللہ کے ذکر کے مراکز بھی محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ ظلم کے خاتمہ کے بعد جب مسلمانوں کو زمین پر اقتدار ملے گا تو وہ نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کریں گے، معاشرہ میں اچھی اقدار کو فروغ دیں گے اور ہر برائی کا سدباب کریں گے۔

آیات ۴۲ تا ۴۵

مسلمانوں کے لیے خوشخبری ...... کافروں کے لیے دھمکی

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ اور اہلِ ایمان کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں بھی کئی قوموں نے رسولوں

کو جھٹلایا۔ اُنہیں ایک وقت تک مہلت دی گئی اور پھر تباہ و برباد کر دیا گیا۔ کئی بستیاں تباہی کی وجہ سے کھنڈرات بنی ہوئی ہیں۔ کئی کنوئیں جہاں کبھی رونق ہوتی تھی ویران پڑے ہیں۔ کئی شاندار محلات جہاں جاہ و جلال کے مناظر تھے آج سنسان اور عبرت کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔

آیت ۴۶

کفار کی آنکھیں نہیں دل اندھے ہیں

یہ آیت انسان کے روحانی وجود کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ انسان کے وجود میں روح کا مسکن دل ہے۔ روح دل سے دیکھتی، سنتی اور سوچتی ہے۔ آنکھیں اشیاء کا ظاہر دیکھتی ہیں اور دل اشیاء کی حقیقت دیکھتا ہے۔ بقول اقبالؒ

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

اور

اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

کافر روحانی اعتبار سے مردہ اور حیوانی اعتبار سے زندہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا جسمانی آنکھوں سے تو خوب دیکھتے ہیں لیکن اُن کے دل اندھے ہوتے ہیں۔ اللہ ہمیں اِس محرومی سے محفوظ رکھے۔ آمین!

آیات ۴۷ تا ۴۸

ظالم برباد ہو کر رہیں گے

ہر دور میں کافر اللہ کی طرف سے عذاب کی وعید کو مذاق سمجھتے رہے اور طنزیہ انداز سے مطالبہ کرتے رہے کہ لے آؤ ہم پر عذاب۔ یہ آیات اُنہیں آگاہ کر رہی ہیں کہ عذاب کافروں پر آ کر رہے گا۔ اللہ کا ایک دن اُن کے دنوں کے اعتبار سے ہزار برس کا ہے۔ وہ مہلت کو طویل سمجھ رہے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک اُن کی مہلت بہت کم ہے۔ اُن سے پہلے بھی کئی قوموں نے اللہ کی نافرمانی کی اور پھر اللہ نے اُنہیں ایسی سزا دی کہ وہ رہتی دنیا تک نشانِ عبرت بن گئیں۔

آیات ۴۹ تا ۵۱

نبی کی دعوت ...... فرمانبرداروں کے لیے نوید، باغیوں کے لیے وعید

یہ آیات آگاہ کررہی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری لوگوں کو اُخروی انجام سے خبردار کردینا ہے۔ ایمان لانے اور نیکیاں کرنے والے اللہ کی طرف سے بخشش کی نعمت حاصل کریں گے اور اُنہیں مہمانوں کی طرح انتہائی عزت واکرام سے رزق اور دیگر انعامات سے نوازا جائے گا۔ اِس کے برعکس کچھ مجرمین ہیں جو اللہ کے احکامات پر عمل میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ شرم وحیا کی اقدار رواج پائیں اور وہ بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ سود کی لعنت ختم ہو اور وہ سودی معیشت کو فروغ دیتے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ اُس کی شریعت کے مطابق عادلانہ قوانین نافذ ہوں اور وہ چاہتے ہیں کہ اُن کے مفادات کے تحفظ کے لیے خود ساختہ قوانین جاری وساری ہوں۔ ایسے باغی اور سرکش لوگ جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔

آیات ۵۲ تا ۵۴

شیطان کی آمیزش ...... اللہ کی طرف سے اصلاح

اِن آیات میں شیطان کے پیدا کردہ فتنہ کا ذکر ہے۔ جب بھی کوئی نبی اللہ کے کسی حکم پر عمل درآمد کے لیے منصوبہ بندی فرماتے تھے تو شیطان اُن کے منصوبہ میں کچھ آمیزش کی کوشش کرتا تھا۔ یہ آمیزش ایسے لوگوں کے خبث باطن کو ظاہر کرنے کا ذریعہ بن جاتی تھی جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہوتا۔ گویا ایسے بد باطن لوگ بے نقاب ہوجاتے تھے۔ بعد ازاں اللہ شیطان کی شامل کردہ آمیزش کو مٹا کر اپنے حکم کی صداقت ثابت کردیتا جس سے صادق الایمان لوگوں کے ایمان ویقین اور تسلیم ورضا میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ سورۃ الانعام کی آیت ۸۹ میں اللہ نے نبی اکرم ﷺ کو بشارت دی :

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝

’’اگر یہ (مکہ والے) لوگ اِس کتاب کی ناقدری کررہے ہیں تو اب ہم نے ایک اور قوم کے لیے طے کردیا کہ وہ اِس کی ناقدری نہیں کرے گی‘‘۔

آپ ﷺ غور فرما رہے تھے کہ وہ کون سی قوم ہے جو قرآن کی قدر کرے گی ۔ آپ ﷺ کا گمان تھا کہ یہ اہلِ طائف ہیں ۔ آپ ﷺ طائف کی طرف گئے لیکن اُنہوں نے مکہ والوں سے بھی زیادہ دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ جن کے دلوں میں خباثت تھی شیطان نے اُن کے ذہنوں میں وسوسہ اندازی کی اور اُنہوں نے اللہ کی طرف سے دی گئی مذکورہ بشارت کو غلط قرار دیا۔ لیکن اللہ نے فوراً ہی مدینہ منورہ سے آنے والوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور کچھ ہی عرصہ میں اہلِ مدینہ کے لیے مذکورہ بشارت سچ ثابت ہوئی۔

آیات ۵۵ تا ۵۷

بد باطن برے عذاب سے دوچار ہوں گے

اللہ نے اِن آیات میں آگاہ فرمایا کہ جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ ہمیشہ اللہ کے کلام کے حوالے سے شکوک وشبہات کا شکار رہیں گے۔ یہاں تک کہ اُن پر ایک نحوست والے دن کا عذاب آئے گا یا پھر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ روزِ قیامت مکمل اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ نیک بندوں کو نعمتوں والے باغات میں داخل فرمائے گا اور نافرمانوں کو ذلت والے عذاب سے دوچار کرے گا۔

آیات ۵۸ تا ۶۰

ہجرت کے بعد بھی آزمائشیں آئیں گی

اِن آیات میں ایسے لوگوں کو بشارت دی گئی جو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ اگر دورانِ سفرِ ہجرت اُنہیں شہید کر دیا گیا یا وہ طبعی موت سے وفات پا گئے، ہر صورت میں اللہ اُنہیں بہترین ٹھکانہ اور عمدہ رزق دے گا۔ البتہ ہجرت کے بعد امتحانات ختم نہ ہوں گے۔ اب اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کا حکم آئے گا۔ اِن جنگوں میں کبھی فتح حاصل ہوگی اور کبھی وقتی شکست بھی ہوگی یعنی

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

البتہ آخری فتح اہلِ حق ہی کی ہوگی۔

آیات ٦١ تا ٦٤

کائنات کا پورا نظام اللہ ہی چلا رہا ہے

یہ آیات واضح کررہی ہیں کہ کائنات کے تمام امور اللہ کے حکم اور فیصلوں ہی سے انجام پارہے ہیں۔ رات اور دن کی گردش اللہ کے حکم سے جاری ہے۔ بارش اللہ کے حکم سے برستی ہے۔ ہر طرح کے نباتات اللہ کے حکم سے زمین کو زینت بخشتے ہیں۔ کائنات کی ہر شے کا مالک اللہ ہے۔ اللہ کے سوا دیگر معبودوں کو پکارا جانے والا عمل جھوٹ اور باطل ہے۔

آیات ٦٥ تا ٦٦

اللہ کے احسانات ...... بندوں کی ناشکری

یہ آیات اللہ کے بندوں پر حسبِ ذیل احسانات بیان کررہی ہیں:

i- زمین میں موجود ہر شے سے فائدے حاصل کرنے کی صلاحیت دی گئی۔

ii- سمندروں میں کشتیاں اور بڑے بڑے جہاز انسانوں کے فائدے کے لیے رواں دواں رہتے ہیں۔

iii- آسمان ایسی مضبوط چھت ہے جسے اللہ تھامے ہوئے ہے ورنہ وہ اہلِ زمین پر گر جائے۔

iv- انسانوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا اور وہی زندہ رکھے ہوئے ہے۔ انسان کا مرنا اور پھر جی اٹھنا بھی اللہ ہی کے حکم سے ہوگا۔

محرومی یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت اللہ کے احسانات کو جاننے اور اُن سے فائدہ اٹھانے کے باوجود ناشکری کرتی ہے اور اللہ کے احکامات کی نافرمانی کرتی ہے۔

آیات ٦٧ تا ٧٠

عبادات کے طریقہ پر اعتراض کیوں؟

اللہ نے ہر امت کے لیے بندگی کی مختلف صورتیں اور عبادت کے مختلف طریقے طے فرمائے۔

یہ آیات کافروں کو خبردار کررہی ہیں کہ وہ مسلمانوں کی عبادت کے طریقوں پر اعتراض نہ کریں۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ بالکل درست طریقے پر اللہ کی بندگی کررہے

ہیں اور اِسی طرح کرتے رہیں۔ اللہ کے علم میں کائنات کی ہر شے ہے۔ اللہ اعتراض کرنے والوں کے ظاہر و باطن سے واقف ہے۔ روزِ قیامت فیصلہ فرما دے گا کہ کون سا عمل حق ہے اور کون سا عمل باطل۔

آیات ۷۱ تا ۷۲

اعتراض کرنے والے اپنے گریبان میں جھانکیں

اِن آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ کافر مسلمانوں کی عبادت کے طریقہ پر تو طنز کرتے ہیں اور خود اُن معبودوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لیے اللہ نے کوئی سند نہیں دی۔ جب اُن پر اللہ کی واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو اہلِ ایمان پر دست درازی کرنے لگتے ہیں۔ آج اُنہیں جس قدر اللہ کی آیات کا سننا ناگوار لگ رہا ہے، اس سے کہیں زیادہ ناگوار وہ جہنم کی آگ ہوگی جس میں اِن کافروں کو جھونک دیا جائے گا۔

آیات ۷۳ تا ۷۴

اللہ کی معرفت کی کمی۔ شرک کا سبب

یہ آیات شرک کی نفی کے لیے ایک بلیغ تمثیل پیش کر رہی ہیں۔ اللہ کے سوا جن معبودوں کو پکارا جاتا ہے وہ سب کے سب مل کر ایک مکھی نہیں بنا سکتے۔ مکھی بنانا تو دور کی بات ہے وہ تو اِس قدر لاچار ہیں کہ مکھی اگر اُن کے سامنے سے غذا کا کوئی ذرہ لے اڑے تو اُس سے چھین نہیں سکتے۔ بے بس ہیں معبود اور بے بس ہیں اُنہیں پکارنے والے۔ بلاشبہ انسان کا مطلوب اگر پست ہوگا تو اُس کا کردار بھی پست ہوگا اور اگر مطلوب بلند ہوگا تو کردار بھی بلند ہوگا۔ اقبال اِسی لیے کہتا ہے کہ ؎

محبت مجھے اُن جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

انسان اللہ کو چھوڑ کر دیگر معبودوں سے اِس لیے مانگتا ہے کہ وہ اللہ کی بے حد و حساب قدرتوں کی معرفت نہیں رکھتا۔ اگر اُسے احساس ہوتا کہ اللہ ہی سب کچھ دینے پر قدرت رکھتا ہے تو وہ مخلوقات کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے دوچار نہ ہوتا۔

آیت ۷۵

رسالت کی دو کڑیاں

یہ آیت ایمان بالرسالت کی وضاحت کر رہی ہے۔ انسان اِس قابل نہ تھا کہ براہِ راست اللہ کے احکامات سن سکتا۔ اللہ نے اُس تک اپنی تعلیمات پہنچانے کے لیے رسالت کی دو کڑیاں جاری فرمائیں۔ ایک رسولِ مَلک حضرت جبرائیلؑ ہیں جو اللہ سے وحی وصول کرتے اور وہ یہ وحی رسولِ بشر یعنی انسانوں میں سے انبیاء تک پہنچاتے رہے ہیں۔ پھر اِن انبیاء کے ذریعے وحی عام انسانوں تک پہنچتی رہی ہے۔ البتہ اللہ سب سننے اور دیکھنے والا ہے۔ وہ انسانوں کی ہر پکار کو سنتا ہے اور اُن کو ہر حال میں دیکھ رہا ہوتا ہے۔

آیت ۷۶

اللہ ہمارے ہر عمل سے واقف ہے

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ اللہ ہر انسان کے بارے میں جانتا ہے کہ اُس نے کس شے کو مقدّم کیا ہے اور کس شے کو پسِ پشت ڈال دیا ہے؟ اُس کی ترجیح شریعت اور آخرت ہے یا خواہشِ نفس اور دنیا؟ روزِ قیامت اللہ کی عدالت میں ہر انسان کا طرزِ عمل جانچا جائے گا اور پھر اُسے اچھا یا برا بدلہ دیا جائے گا۔

آیت ۷۷

عمل کی دعوت

اِس آیت میں اہل ایمان کو عمل کرنے کی دعوت اِس طرح دی گئی کہ:

i- وہ باقاعدگی سے اللہ کی بارگاہ میں رکوع و سجود کریں یعنی نماز ادا کریں۔

ii- عبادات سے آگے بڑھ کر پوری زندگی میں ذوق وشوق سے اللہ کی مکمل اطاعت کریں۔

iii- بھلائی کے کام کریں اور لوگوں کی فلاح اخروی کے لیے دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری ادا کریں۔ لوگوں کو نیکی کی تلقین کریں اور برائی کی ہر صورت سے بچانے کی کوشش کریں۔

عام طور پر بھلائی کے کاموں سے مراد دنیا میں خدمتِ خلق کے کام لیے جاتے ہیں۔ خدمتِ

خلق کا یہ تصور محدود ہے۔ ہمیں لوگوں کی صرف دنیا کے مسائل کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ اُن کی آخرت سنوارنے اور اُنہیں جہنم سے بچانے کی فکر بھی کرنی چاہیے۔ بلاشبہ کسی کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرنا ہی پائیدار خدمتِ خلق ہے۔

آیت ۷۸

اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے

اِس آیت میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے مال و جان سے اِس طرح جہاد کریں جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اللہ کا کلمہ سربلند ہوگا اور شریعت نافذ ہوگی تو اِسی میں لوگوں کے لیے عدل ہے۔ ہر شخص کو اُس کا حق ملے گا اور کوئی لوٹ کھسوٹ نہ ہوگی۔ اِسی سے دنیوی خدمتِ خلق کا بھی حق ادا ہوگا۔ یہ اللہ کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ہمیں اسلام کی دولت عطا فرما کر اور اپنی راہ میں جہاد کے حکم سے آگاہ کر کے گویا ایک اعلیٰ کام کے لیے چن لیا ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کا راستہ ہمارے جدامجد حضرت ابرہیمؑ کا راستہ ہے۔ اللہ ہمیں اپنے اِس عظیم احسان کا پاس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! روزِ قیامت عدالت خداوندی قائم ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ آکر گواہی دیں گے کہ اُنہوں نے ہم تک اللہ کے احکامات پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اب اگر ہم نے بھی دین پر عمل اور دین کو لوگوں تک پہنچانے کا حق ادا کیا تو سرخرو ہوں گے۔ دوسری صورت میں اپنی بے عملی اور دوسروں کی گمراہی کا وبال ہمارے سر ہوگا۔ اللہ ہمیں اِس رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین! آیت کے آخر میں حکم دیا گیا کہ اب عمل کا آغاز کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کے ساتھ چمٹ جاؤ یعنی اُس کے ہر حکم پر عمل کرو۔ پھر دیکھنا اللہ تمہاری کیسے مدد کرتا ہے:

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہترین مددگار اور بہترین حمایتی ہے۔

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور**: A-67، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون: 36316638-36366638(042)
فلیٹ نمبر 5، سیکنڈ فلور، سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ، گلبرک III لاہور۔ فون: 35845090(042)

2- **تیمر گرہ**: معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمر گرہ، ضلع دیر پائین۔
فون: 601337(0945)، موبائل: 0345-9535797

3- **پشاور**: A-18، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور
فون: 2262902-2214495(091) موبائل: 0300-5903211

4- **مظفر آباد**: معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: 504869(0992)

5- **اسلام آباد**: 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، 1-8/4 اسلام آباد۔
فون: 4435430-4434438(051) موبائل: 0333-5382262

6- **گوجر خان**: مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیو غلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔ فون: 3516574(051) موبائل: 0333-5133598

7- **گوجرانوالہ**: مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مسجد نمرہ)
فون: 3891695-3015519(055) موبائل: 0300-7446250

8- **عارف والا**: C-132، نزد جامع مسجد C بلاک، عارف والا۔ فون: 830884(0457)، موبائل: 0300-4120723

9- **فیصل آباد**: 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون: 2624290(041) موبائل: 0300-6690953

10- **سرگودھا**: مسجد جامع القرآن، مین روڈ، سیٹلائیٹ ٹاؤن۔ فون: 3713835(048)، موبائل: 0300-9603577

11- **جھنگ**: قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ، جھنگ۔ فون: 7628361(047)، موبائل: 0301-6998587

12- **ملتان**: قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، بوسن روڈ، ملتان۔ فون: 6520451(061)، موبائل: 0321-6313031
مکان نمبر 1-D/4-903 فردوسیہ سٹریٹ محمود آباد کالونی، خانیوال روڈ، ملتان۔ فون: 8149212(061)

13- **ہارون آباد**: رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ضلع بہاولنگر۔ فون: 2251104(063)، موبائل: 0333-6314487

14- **سکھر**: 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکارپور روڈ۔ فون: 5631074(071)، موبائل: 0300-3119893

15- **حیدر آباد**: مسجد جامع القرآن، گلشن سحر قاسم آباد۔ فون: 0222-929434، موبائل: 0333-2608043

16- **کوئٹہ**: بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔ فون: 2842969(081)
موبائل: 0346-8300216